پرچہ I: (انشائیہ طرز)	نہم 2017ء	اسلامیات (لازمی)
کل نمبر: 40	(دوسرا گروپ)	وقت: 1.45 گھنٹے

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کیوں نازل نہ کیا؟

جواب: کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اُن پر عذاب اس لیے نازل نہ کیا، کیونکہ ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم موجود تھے اور کچھ ایسے لوگ موجود تھے جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے تھے۔

(ii) معانی تحریر کیجیے: فَاثْبُتُوْا۔ جَارٌ۔

جواب: فَاثْبُتُوْا: تو ثابت قدم رہو جَارٌ: معاون/حمایتی

(iii) سورۃ الانفال کی روشنی میں دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے مراد ایک ابوسفیان کا تجارتی گروہ اور دوسرا ابوجہل کا جنگی گروہ ہے۔

(iv) سورۃ الانفال کی روشنی میں کون لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں؟

جواب: جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے اور جنھوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔

(v) سورۃ الانفال میں جہاد کی تیاری کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے فوج کی جمعیت کے زور سے اور جدید وقدیم ہر طرح کے اسلحہ سے مسلح ہو کر دشمنوں سے مقابلے کے لیے مستعد رہو۔

(vi) سورۃ الانفال میں مالِ غنیمت کی تقسیم کا کیا طریقہ بتایا گیا ہے؟

جواب: مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا، اہلِ قرابت کا اور یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کا ہے اور بقیہ چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جائیں گے۔

(vii) سورۃ الانفال میں کس کس چیز کو فتنہ قرار دیا گیا؟

جواب: سورۃ الانفال میں مال اور اولاد کو فتنہ یعنی آزمائش قرار دیا گیا ہے۔

(viii) معانی تحریر کیجیے: یُوَفَّ۔ جَنَحُوْا۔

جواب: یُوَفَّ: پورا کیا جائے گا جَنَحُوْا: وہ مائل ہوئے

(ix) سورۃ الانفال میں خیانت سے کیا مراد ہے؟

جواب: سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی امانت میں خیانت کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔“ یہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا حکم نہ ماننا، فرض ترک کرنا اور سنت چھوڑنا خیانت ہے۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) دُرود سے متعلق حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔“

(ii) بڑوں کے احترام سے متعلق حدیث کا متن لکھیے۔

جواب: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا۔

(iii) انبیا کرام علیہم السلام کو مبعوث کرنے کی وجہ کیا تھی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی کامل رہنمائی کے لیے انبیا کرام کو مبعوث کیا۔

(iv) تلاوتِ قرآن سے کیا انعام ملتا ہے؟

جواب: قرآنِ کریم کی تلاوت بڑی نیکی ہے۔ اس کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

(v) عبادتِ خداوندی سے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ”اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔“

(vi) قرآنِ کریم میں کون سا حکم بار بار دُہرایا گیا ہے؟

جواب: قرآنِ کریم میں نماز کا حکم بار بار دہرایا گیا ہے۔ 700 سے زائد مرتبہ نماز کا حکم دیا گیا ہے۔

(vii) عاملین اور غارمین سے کیا مراد ہے؟

جواب : عاملین سے مراد ہے زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین، جو زکوٰۃ اکٹھی کرتے ہیں۔

غارمین سے مراد ہیں قرض دار لوگ، جو قرض ادا کرنے کے قابل نہیں، ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

(viii) حصولِ علم سے متعلق نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد بیان کیجیے۔

جواب : طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔

علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

(ix) جنگِ بدر کے قیدیوں پر کون سی شرط عائد کی گئی؟

جواب : غزوۂ بدر کے جو قیدی فدیہ ادا کرنے کے قابل نہ تھے، ان کے لیے یہ شرط عائد کی گئی کہ وہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو انھیں آزاد کر دیا جائے گا۔

(حصہ دوم)

سوال :4- درج ذیل آیاتِ قرآنی میں سے کسی دو کا ترجمہ کیجیے: **(4, 4)**

(الف) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ ۝

(ب) وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۝

(ج) وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

جواب : **(الف) ترجمہ:**

"اے اہلِ ایمان! جب میدانِ جنگ میں کفار سے تمھارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔"

(ب) ترجمہ:

"اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ اللہ تمھارا حمایتی ہے (اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔"

(ج) ترجمہ:

"اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر

بھروسا رکھو، کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

سوال :5- درجِ ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح لکھیے: (1, 2)

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

جواب : ترجمہ:

"تم میں سے بہتر وہ ہے، جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔"

تشریح:

قرآنِ حکیم کلامِ الٰہی ہے، جس کا موضوع انسان ہے۔ یہ کتاب محض نماز اور روزے کی تعلیمات پر مشتمل نہیں، بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں، خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا سائنسی، سب کے بارے میں تاابد رہنمائی رکھتی ہے۔ ہم آخرت میں بھی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہم اپنی دنیاوی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے سانچے میں نہیں ڈھال لیتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم قرآنِ مجید پڑھیں، سمجھیں اور عملی زندگی میں اس کی پیروی کریں نیز دوسروں کو اس کا پیغام پہنچائیں اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

سوال :6- ختم نبوت پر قرآنی آیات کی روشنی میں نوٹ لکھیے۔ (5)

جواب : ختمِ نبوت:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پوری انسانیت کے لیے ابدی صحیفۂ ہدایت لے کر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی، کہ

ارشاد ہوا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
(مائدہ:3)

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لیے دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔"

دین مکمل، نعمت مکمل اور اسلام پر رضائے الٰہی کا واضح اظہار رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے کہ اب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں رہی، اس لیے کہ احکامِ الٰہی مکمل ہو گئے۔ اب اسوۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تا ابد مشعلِ راہ بنانا ہے اور پیغامِ الٰہی کو اپنا دستورِ حیات سمجھنا ہے۔ یہ انسانیت کے لیے شرف بھی ہے کہ اب اسے دائمی ہدایت کا اہل گردانا گیا اور اس کو مرکزِ آشنا کر دیا گیا، کیونکہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے قبل انبیا کرام ؑ علاقوں، قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے، اس لیے مختلف معاشرے تشکیل پاتے رہے تھے۔ اب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور اُبھرا: ایک مرکز، ایک اسوہ، ایک صحیفۂ ہدایت نے نسلِ انسانی کو وحدت آشنا کر دیا۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف: 158)

ترجمہ: ”فرما دیجیے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بن کر آیا ہوں۔“ اور یہ کہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ

(الاحزاب: 40)

ترجمہ: ”محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاؑ کے خاتم ہیں۔“

اب انسان کو ہدایت ایک ہی در سے ملے گی۔ اب پریشان نظری ختم ہوئی۔ اب تلاش کا مرحلہ تمام ہوا۔ سب کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اس ایمان کو محبت کا جوہر عطا کرنا ہے اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت و اطاعت اور اتباع سے احکامِ الٰہی کا پابند بننا ہے۔ اسی میں دنیا کی بھلائی ہے اور اسی میں آخرت کی نجات ہے۔

یا

علم کے معنی، فرضیت اور اہمیت پر نوٹ لکھیے۔

جواب: علم کی فرضیت و معانی:

علم کا معنی ہے: ”جاننا اور آگاہ ہونا۔“

علم ایک نور ہے جس کی روشنی سے انسان نیکی اور بدی، حلال اور حرام اور اچھے اور برے میں تمیز کرتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے طلبِ علم کو لازم قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: "علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔"

اس لیے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ علم کی طلب میں کوتاہی نہ کرے۔

فضیلتِ علم قرآن سے:

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے حد احسانات ہیں۔ ان میں سے ایک احسان علم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو عطا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل ہوئی۔ اس میں ارشاد ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (العلق: 1-5)

ترجمہ: "اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیے جس نے پیدا فرمایا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔"

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہونے والی پہلی وحی علم ہی کی اہمیت واضح کر رہی ہے۔

عالم کا مقام و مرتبہ قرآن کی روشنی میں:

علم عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے۔ زیورِ علم سے آراستہ لوگ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ (المجادلہ: 11)

ترجمہ: "تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔"

علم کی اہمیت حدیث کی روشنی میں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو علم حاصل کرنے کے لیے نکلتا ہے اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ دو مجلسیں ہو رہی تھیں: حلقۂ ذکر اور حلقۂ علم۔ دونوں کی تعریف کی اور حلقۂ علم میں شریک ہوئے۔ اور کہا یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ علم کی مجلس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی پھلواری قرار دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت معلم:

علم انسان کے لیے عظمت کی بنیاد ہے۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا۔

ترجمہ: ''میں معلم (علم سکھانے والا) بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

اور اکثر اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے علم میں اضافے کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

ترجمہ: ''میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

حصول علم گود سے گور تک:

حصول علم کے لیے عمر کی بھی کوئی قید نہیں فرمائی' بلکہ فرمایا:

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَی اللَّحْدِ

ترجمہ: ''ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔''